52703 - کیا عورت کے لیے کوئی ایسی عمر ہے جس میں اسے محرم کی ضرورت نہیں رہتی

سوال

میری عمر اڑتیس برس ہے میری ابھی تك شادی نہیں ہوئی اور میں ٹیچر ہوں، میرے والد صاحب فوت ہو چکے ہیں، اور میں گھر کے اخراجات میں کسی حد تك والدہ كا ہاتھ بٹاتی ہوں، میری حج کی خواہش تھی اس لیے حج کی درخواست دی اور قرعہ اندازی میں نام نكل آيا ليكن مجھے محرم كی ضرورت ہے، اور بھائی اپنا خرچ برداشت نہیں كر سكتا، مجھے علم ہے كہ میں اس كا خرچ برداشت كروں لیكن میرے پاس جو رقم ہے مجھے مستقبل میں اس كی ضرورت ہے، اس لیے میں نے فیصلہ كیا ہے كہ میں فرضی حج كو اس عمر تك مؤخر كردوں جس میں محرم كی ضرورت نہیں رہتی، ایسا كرنے كی سزا كیا ہے ؟
گزارش ہے كہ مجھے اس كے متعلق معلومات فراہم كریں كیونكہ مجھے بہت قلق ہے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جس كے پاس استطاعت نہ ہو اس پر حج فرض نہیں ہوتا، كیونكہ اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

اور لوگوں پر اللہ كے لیے بیت اللہ كا حج كرنا فرض ہے جو كوئی اس كی استطاعت ركھےآل عمران (97).

اور عورت كی مناسبت سے اس كی استطاعت میں یہ شامل ہے كہ اس كے پاس محرم ہو جو اس كے ساتھ سفر میں اس كے ساتھ جائے، اور اگر وہ محرم نہیں پاتی تو اس پر حج فرض نہیں ہو گا.

مستقل فتوی كمیٹی كے فتاوی جات میں ہے كہ:

حج كی شروط میں استطاعت بھی ہے، اور عورت كے لیے محرم كا ہونا استطاعت میں سے ہے، اس لیے جب عورت كا محرم نہ ہو تو اس كے لیے سفر كرنا جائز نہیں، اور اس پر حج اس وقت واجب ہو گا جب محرم ہو اور محرم اس كے ساتھ سفر كرنے پر بھی موافق ہو.

اللہ تعالی كا فرمان ہے:

اور لوگوں پر اللہ تعالی كے لیے بیت اللہ كا حج فرض ہے جو اس كی استطاعت ركھے آل عمران (97).

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (11 / 93).

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (316) اور (5207) اور (34380) کے جوابات دیکھیں.

دوم:

کوئی ایسی عمر نہیں جس میں عورت محرم کی محتاج نہ رہے، بلکہ وہ بلوغت کے بعد ساری عمر میں محرم کے بغیر سفر نہیں کر سکتی، اور اس میں بوڑھی اور جوان عورت میں کوئی فرق نہیں، اس کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان کا عموم ہے:

" عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے "

صحیح بخاری اور صحیح مسلم.

اس کا بیان سوال نمبر (47029) اور (25841) کے جوابات میں گزر چکا ہے اس کا مطالعہ کریں.

سوم:

اگر عورت کو محرم مل جائے تو اس کا خرچ عورت پر واجب ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

حج میں محرم کا خرچ عورت کے ذمہ ہے، امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے یہی بیان کیا ہے، کیونکہ یہ اس کی راہ میں شامل ہے، تو اس طرح سواری کی طرح محرم کا خرچ بھی عورت کے ذمہ ہو گا، تو اس بنا پر اس کی استطاعت میں یہ شامل ہو گا کہ عورت اپنے اور اپنے محرم کی سواری کی مالك ہو"

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ (3 / 99).

اور سرخسی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اگر عورت کا محرم اس کے ساتھ جائے تو اس کا خرچ عورت کے مال سے کیا جائیگا"

دیکھیں: المبسوط (4 / 163).

چہارم:

خرچ کی رقم کی ضرورت کی بنا پر آپ کا حج کو مؤخر کرنے کے متعلق آپ سوال نمبر (11534) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .